احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

20-جون 1996ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

جلد 46-81 نمبر 139 | جمعرات 3 صفر 1417ھ 20 احسان 1375ھش 20 جون 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے مولا کی طرف منقطع ہو جاؤ

مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دین کو دنیا پر مقدم رکھنا نہایت مشکل امر ہے۔ کہنے کو تو انسان کہہ لیتا ہے اور اقرار بھی کر لیتا ہے مگر اس کا پورا کرنا ہر ایک کا کام نہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا اس طرح سے پہچانا جاتا ہے کہ جب انسان کا دنیوی مال میں نقصان ہو تو کس قدر درد اس کے دل کو پہنچتا ہے اور اس کے بالمقابل جب کسی دینی امر میں نقصان ہو جائے تو پھر کس قدر درد اس کے دل کو ہوتا ہے۔ انسان کو چاہئے کہ اس شناخت کے واسطے اپنے دل کو ہی ترازو بنائے کہ دنیاوی نقصان کے واسطے وہ کس قدر بیقرار ہوتا ہے اور چیختا چلاتا ہے اور پھر دینی نقصان کے وقت اس کا کیا حال ہوتا ہے؟ بد ہے وہ شخص جو دوسرے کو دھوکا دیتا ہے مگر بدتر وہ ہے جو اپنے آپ کو بھی دھوکا دیتا ہے۔ دین کو مقدم نہیں کرتا اور خیال کرتا ہے کہ میں دین کو مقدم کئے ہوئے ہوں۔ وہ سچے طور پر خدا تعالیٰ کا فرمانبردار نہیں بنا۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 234)

ذاتی کام سے زیادہ احتیاط دینی کام کرنے میں صرف کرنی چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

جس شخص کے سپرد کوئی دینی کام کیا جاتا ہے اس کی بہت بڑی ذمہ داری ہوتی ہے اور ذاتی کام سے زیادہ ذمہ داری ہوتی ہے اس لئے اس کا فرض ہے کہ وہ ذاتی کام سے زیادہ احتیاط دینی کام کرنے میں صرف کرے۔ ہر وقت لگے رہنے سے کوئی کام نہیں ہو جاتا جب تک کام کرنے کے طریق سے کام نہ کیا جائے۔ اگر اندھا دھند لگے رہنے سے کام ہو سکتا ہو تو چپڑاسی مقرر کر دینے کافی ہوں۔ لیکن جب تعلیم یافتہ اور سمجھ دار انسان کسی پر کام لگایا جاتا ہے تو اس سے امید کی جاتی ہے کہ وہ کام کو سمجھے گا۔ اور اخلاص سے کام کرے گا۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنے کام کو سمجھتا نہیں اور دن رات دفتر میں بیٹھا رہتا ہے تو وہ اپنے فرض سے سبک دوش نہیں ہو سکتا بلکہ خدا اس سے پوچھے گا کہ تم نے کیا کام کیا۔ جس طرح ایک الٹا لٹکنے والا۔ سورج کے سامنے منہ کر کے کھڑا رہنے والا۔ سردی کے موسم میں پانی میں کھڑا رہنے والا اس وجہ سے قطعاً نہیں بخشا جائے گا کہ اس نے زیادہ مشقت اٹھائی ہے اسی طرح وہ شخص جو مشقت تو زیادہ اٹھاتا ہے مگر کام کچھ نہیں کرتا وہ بھی گرفت سے نہیں بچ سکے گا۔ پس اگر کوئی بزعم خود اخلاص اور دیانت داری سے کام کرتا ہے مگر اخلاص اور دیانت داری کے معنے اس کے نزدیک زیادہ وقت خرچ کرنے کے ہیں تو وہ خدا کے حضور سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ سبکدوش تبھی ہو گا کہ جو ذرائع اور طریق خدا تعالیٰ نے اس کام کے لئے رکھے ہیں۔ ان سب کو استعمال میں لانے کی کوشش کرے۔ اگر ایک انگریز ملازم یا اگر ایک ہندو ملازم اس کام کو زیادہ عمدگی کے ساتھ کرتا ہے۔ تو اس کے یہی معنے ہیں کہ جو بات عقل سے حاصل ہو سکتی تھی وہ (دین حق) کے لئے حاصل نہ کی گئی اور اس وجہ سے (دین حق) کو نہ صرف کوئی فائدہ نہ پہنچایا بلکہ الٹا نقصان کا موجب بنا۔ دیانت داری یہی نہیں کہ روپے میں خورد برد نہ کی جائے۔ بہت

باقی صفحہ 2 پر

خدا بڑی دولت ہے اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ولادت

○ مکرم محمود احمد صاحب کارکن دفتر وصیت (شعبہ کمپیوٹر) کو خدا تعالیٰ نے مورخہ 23-1-96 کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت "ملیحہ محمود" نام عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک عمر دراز اور خادمہ دین بنائے۔

ضرورت خادم بیت

○ بیت التوحید حلقہ وحدت کالونی لاہور کے لئے ایک مستعد خادم کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت' سنگل رہائش موجود ہے خواہش مند مقامی صدران کی سفارش سے تشریف لائیں۔

(صدر حلقہ وحدت کالونی لاہور)

کامیابی

○ مکرمہ عائشہ صدیقہ بنت مکرم محمود علی صاحب برکت ٹاؤن شاہدرہ لاہور نے گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ برائے خواتین لاہور میں ڈی ڈی ایم کے شعبہ میں سال اول میں 695/850 نمبر حاصل کر کے اپنے کالج میں اول پوزیشن لی ہے۔ اللہ تعالیٰ مزید کامیابیوں سے نوازے۔

درخواست دعا

○ مکرم مرزا خالد محمود صاحب سیکرٹری مال چک نمبر 16-M-L ضلع میانوالی کی ہمشیرہ مسرت جبین صاحبہ عرصہ پانچ سال سے شدید دماغی مرض میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم منیر احمد صاحب کارکن دفتر الوصیت کی بھتیجی سخت بیمار ہے اور فضل عمر میں داخل ہے احباب جماعت سے شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

20- احسان 1375 ہش — 20 - جون 1996ء

جُرم کا ازالہ

جو لوگ یہ سوچتے ہیں کہ کوئی انہیں دیکھ نہ رہا ہو تو وہ جرم کرلیں۔ وہ جانتے ہیں کہ دوسرے لوگ صرف ان کے جسم کو دیکھ سکتے ہیں۔ یا ان کے جسم کی حرکات و سکنات کو۔ اور اگر انہوں نے کوئی ناپسندیدہ بات کی تو وہ لوگ جان لیں گے اور ہو سکتا ہے کہ ناپسندیدہ بات کرنے والے کو اس کی سزا بھی دی جائے۔ لیکن اگر انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ ایک ایسی ذات بھی ہے جو صرف جسموں کو اور جسموں کی حرکات و سکنات کو نہیں دیکھتی بلکہ وہ دل کو بھی دیکھتی ہے۔ کسی عمل سے پہلے جب دل میں خیال پیدا ہوتا ہے تو وہ اسے بھی جانتی ہے۔ انسان تو اس خیال کو عملی جامہ پہنانے کے بعد دیکھ سکتا ہے کہ کسی نے کیا سوچا اور کیا عمل کیا۔ لیکن خدا تعالیٰ کی ذات ایسی ہے کہ وہ دل میں خیال آتے ہی اسے جان لیتی ہے۔ پھر اگر انسان لوگوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ گناہ کرسکے تو اسے یہ معلوم ہونا چاہئے کہ وہ خدا تعالیٰ سے تو چھپ ہی نہیں سکتا۔ خدا تعالیٰ نہ صرف اسے جرم کرتے ہوئے دیکھتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ یہ بھی جانتا ہے کہ اس نے کس طرح اور کب جرم کے ارتکاب کا خیال کیا۔ کب اس کے دل میں یہ بات آئی کہ فلاں جرم کا ارتکاب کیا جائے۔ تو گویا کہ ہمیں دراصل انسانوں سے تو جو ڈرنا ہے وہ ڈرنا ہی ہے۔ درحقیقت خدا تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے۔ کہ وہ نہ صرف جرم کے ارتکاب کو جانتا ہے بلکہ جرم کی نیت سے بھی پوری طرح آگاہ ہوتا ہے۔ اور اگر انسان کی سمجھ میں یہ بات آجائے تو یقیناً وہ کسی جرم کے قریب بھی نہیں جائے گا۔ آخر انسانوں سے بھی جرم کرتے وقت اس لئے ڈرا جاتا ہے۔ کہ کوئی دیکھ نہ لے۔ کوئی پکڑ نہ لے۔ کوئی سرزنش نہ کرے۔ کوئی سزا کا انتظام نہ کردے اور اگر اس بات کا یقین ہو جائے کہ ایک ذات ایسی ہے جو جرم سے بھی پہلے اس کی نیت کو جانتی ہے اور نہ صرف نیت اور جرم کو جانتی ہے۔ انسان سے کہیں زیادہ مقتدر ہونے کی وجہ سے وہ سزا بھی دے سکتی ہے اور ایسی سزا جو انسان کے ذہن میں بھی نہ آئے۔

پس حقیقی طور پر جرم سے بچنے کے لئے ہمیں جہاں انسانوں سے ڈرنا چاہئے وہاں ان سے بھی زیادہ خدا تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ تو ہماری نیت کو بھی جانتا ہے اور نیت پر جب عمل کیا جاتا ہے تو وہ بھی اس کی نظر میں ہوتا ہے۔ پس دنیا میں جتنے جرم ہوتے ہیں وہ اس لئے ہوتے ہیں کہ انسان خدا تعالیٰ کو پہچانتا نہیں۔ انسان خدا تعالیٰ کے متعلق یہ نہیں جانتا جب کوئی نہ دیکھ رہا ہو تو وہ دیکھ رہا ہوتا ہے۔ جب لوگ صرف جسمانی حرکات کو دیکھ رہے ہوتے ہیں اس وقت وہ دل کے خیالات سے بھی آگاہ ہوتا ہے۔ اگر انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کی ہستی کا یقین پیدا ہو جائے اور خدا تعالیٰ کے متعلق وہ واقعی طور پر یہ سمجھنے لگے کہ وہ نہ صرف میرے اعمال کو دیکھتا ہے بلکہ میری نیت کو بھی جانچتا ہے تو جرم کا یکسر خاتمہ ہو جائے دراصل جرم کے خاتمہ کے لئے خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین ضروری ہے اور اس یقین میں صرف اس کا موجود ہونا شامل نہیں بلکہ یہ بات بھی شامل ہے کہ خدا تعالیٰ دیکھتا ہے جانتا ہے اور سزا دینے پر مقتدر ہے۔ پس آیئے ہم اپنے دلوں میں یہ یقین پیدا کریں آیئے ہم اپنے معاشرے کے ہر فرد کے دل میں یہ یقین پیدا کرنے کی کوشش کریں تا معاشرے سے جرم ختم ہو سکے۔

بچوں کو مار پیٹ کے سیدھا کرو گے کیا
بہتر ہے ان کے واسطے کرتے رہو دعا
آتے ہیں لے کے اپنی سعادت وہ اپنے ساتھ
ماں باپ پیار سے اسے دیتے ہیں کچھ جلا

ابوالاقبال

○

آدمی فرش پر جُھکا بھی ہے
کہتے ہیں عرش آشنا بھی ہے

جو لگا دے صدا اناالحق کی
کیا اسے حاجتِ دعا بھی ہے

بے نشانی ہی جب نشاں ٹھہرا
کہہ سکے گا کوئی خدا بھی ہے

آدمی اور خدا شناسی کیا!
آدمی تو خدا نما بھی ہے

اِسی اک مشتِ خاک میں میری
ابتدا بھی ہے انتہا بھی ہے

اے خدا ایک نَے نہی انساں
اسی نَے میں تری نوا بھی ہے

تُو نے دیکھا کبھی کہیں ناہید
جانے والوں کا نقشِ پا بھی ہے!

عبدالمنان ناہید

بقیہ صفحہ 1

لوگ اسی کو دیانت داری سمجھتے ہیں اور کسی سے سات آٹھ گھنٹے کام کرنے کی امید کی جاتی ہے۔ مگر وہ تین چار گھنٹے کام کرتا ہے تو اس کو بددیانتی نہیں کہیں گے بلکہ اس کو غفلت سمجھ لیں گے۔ حالانکہ وہ ایسا ہی خائن ہے جیسا کہ سو میں سے دس روپے چرانے والا۔ لیکن اگر کسی کے پاس سو روپیہ رکھا جائے اور وہ اس میں سے دس کھا جائے تو اسے خائن کہیں گے۔ لیکن اگر سات گھنٹے کام کرنا ہے اور چھ گھنٹے کرتا ہے تو اسے خائن نہیں قرار دیا جائے گا اور اگر دوسری باتوں میں اچھا ہے تو اسے ولی اللہ سمجھا جائے گا حالانکہ دونوں ایک ہی جیسے مجرم ہیں بلکہ وقت میں خیانت کرنے والا زیادہ کیونکہ روپیہ کا نقصان تو اتنا ہی ہوتا ہے جتنا روپیہ ہوتا ہے۔ لیکن وقت کے نقصان کا اثر آئندہ پر پڑتا ہے۔

پھر اگر کہا جائے کہ فلاں وقت پر حاضر نہیں ہوتا یا وقت سے قبل چلا جاتا ہے تو اس کو برا کہیں گے لیکن جن سے امید کی جاتی ہے کہ کام سیکھ کر کام کریں گے وہ اگر ایسا نہ کریں تو اپنے آپ کو دیانت دار سمجھیں گے۔ سات کی بجائے ساڑھے چھ گھنٹے کام کرنے والے کو تو خائن کہیں گے۔ حالانکہ اگر وہ اپنے کام کو سمجھ کر کرتا ہے تو گو وہ بھی خائن ہے مگر جو کام تو سات گھنٹے کرتا ہے۔ مگر سمجھ کر نہیں کرتا۔ اس سے زیادہ خائن ہے کہ پہلے نے تو آدھ گھنٹہ کھایا۔ مگر اس نے سات کے سات گھنٹے ہی کھا لئے۔ بات یہ ہے کہ جب تک امانت کا صحیح مفہوم نہ سمجھا جائے یہ نقص دور نہیں ہو سکتا اور افسوس ہے کہ یہاں کئی ایک لوگ نہیں سمجھتے۔

(از خطبہ 6۔ جولائی 1923ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

جنگِ احد

احد کی جنگ کا واقعہ ہے۔ رسول کریم ﷺ کو زخم آئے اور آپ بے ہوش ہو کر ایک گڑھے میں جا پڑے، کئی اور صحابہؓ آپ کو بچاتے ہوئے شہید ہو گئے۔ اور ان کی لاشیں بھی آپؐ کے جسم اطہر پر جا پڑیں اور آپؐ اپنے صحابہؓ کی لاشوں کے نیچے دب گئے۔ بعض صحابہؓ نے غلطی سے یہ سمجھا کہ آپؐ شہید ہو گئے ہیں۔ چونکہ اس سے پہلے اسلامی لشکر کو فتح ہو چکی تھی اور بہت سا حصہ اسلامی لشکر کا میدان جنگ سے پیچھے ہٹ کر آرام کر رہا تھا اس لئے جب انہیں پتہ لگا کہ دشمن نے دوبارہ حملہ کیا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں۔ تو ایک سراسیمگی اور پریشانی کی حالت میں کئی لوگ مدینہ کی طرف چل پڑے اور وہاں جا کر یہ خبر پھیلا دی۔ حضرت عمرؓ بھی انہی لوگوں میں تھے جو اسلامی لشکر کے فتح پانے پر پیچھے ہٹ کر بیٹھے ہوئے تھے جب انہوں نے سنا کہ رسول کریم ﷺ شہید ہو گئے ہیں۔ تو ایک چٹان پر بیٹھ کر رونے لگ گئے۔ وہ ابھی رو ہی رہے تھے کہ مالکؓ انصاری ایک صحابی حضرت عمرؓ کے پاس سے گزرے اور ان سے کہا۔ عمرؓ یہ رونے کا کون سا موقع ہے۔ خدا نے اسلام کو فتح دی ہے اور تم رو رہے ہو۔ حضرت عمرؓ نے کہا۔ مالکؓ تمہیں پتہ نہیں کہ بعد میں کیا ہوا۔ انہوں نے کہا۔ کیا ہوا؟ حضرت عمرؓ نے کہا بے شک اسلامی لشکر کو فتح ہوئی تھی۔ مگر بعد میں حالات بدل گئے۔ دشمن نے اچانک حملہ کر دیا اور رسول کریم ﷺ شہید ہو گئے۔ مالکؓ اس وقت بھوک کی وجہ سے کھجوریں کھا رہے تھے اور آخری کھجور ان کے ہاتھ میں تھی۔ انہوں نے کہا عمرؓ اگر ایسا ہوا ہے تو پھر بھی یہ رونے کا کون سا مقام ہے اگر ہمارا آقا اور ہمارا محبوب شہید ہو چکا ہے۔ تو جہاں ہمارا محبوب گیا ہے ہم بھی وہیں جائیں گے۔ ہمارا یہ کام نہیں کہ ہم اس وقت عورتوں کی طرح بیٹھ کر رونے لگ جائیں۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم دشمن پر حملہ کریں اور مارے جائیں۔ پھر انہوں نے کہا۔ میرے اور جنت کے درمیان سوائے اس کھجور کے (جو ان کے ہاتھ میں تھی) اور کون سی چیز حائل ہے۔ یہ کہہ کر انہوں نے کھجور کو پھینکا۔ اور جبکہ تمام مسلمان بظاہر لڑائی ختم کر چکے تھے۔ اور ادھر ادھر پھیلے ہوئے تھے انہوں نے اکیلے دشمن پر حملہ کر دیا۔ اور اس جوش اور دیوانگی کے ساتھ لڑائی کی۔ کہ جنگ کے بعد ان کے جسم کے ستر ٹکڑے ملے۔ کوئی شخص ان ٹکڑوں کو دیکھ کر یہ پہچان نہیں سکتا تھا کہ یہ مالکؓ کی لاش ہے۔ آخر ان کی بہن نے ایک انگلی کے نشان سے پہچانا اور کہا۔ یہ میرے بھائی کی لاش ہے۔

اسی جنگ کا واقعہ ہے کہ جب مدینہ میں رسول کریم ﷺ کی شہادت کی خبر پہنچی۔ تو عورتیں اور بچے اور بوڑھے سب گھبرا کر احد کی طرف چل پڑے۔ جب احد کے قریب پہنچے تو اس وقت اسلامی لشکر واپس آ رہا تھا۔ اور اسے علم ہو چکا تھا کہ رسول کریم ﷺ خیریت سے ہیں مگر مدینہ سے آنے والوں کو ابھی اس کا علم نہیں تھا۔ اسلامی لشکر کو آتا دیکھ کر ایک عورت آگے بڑھی اور اس نے ایک مسلمان سپاہی سے بے تابی کے ساتھ پوچھا۔ مجھے بتاؤ رسول کریم ﷺ کا کیا حال ہے؟ چونکہ اسے پتہ تھا کہ آپؐ زندہ ہیں اور خیریت کے ساتھ ہیں۔ اس نے اس سوال کو کوئی اہمیت نہ دی اور عورت کو جواب یہ دیا کہ بی بی! مجھے بڑا افسوس ہے کہ تمہارا باپ اس لڑائی میں مارا گیا ہے۔ اس نے کہا کہ میں تجھ سے یہ پوچھتی ہوں کہ رسول کریم ﷺ کا کیا حال ہے اور تم مجھے یہ بتاتے ہو کہ تمہارا باپ مارا گیا ہے۔ کیا میرے سوال کا یہ جواب ہے؟ تم مجھے بتاؤ کہ رسول کریم ﷺ کا کیا حال ہے اس نے پھر بھی اس کے جذبات کی اہمیت کو محسوس نہ کیا اور کہا بی بی! مجھے بڑا افسوس ہے کہ تیرے دو بھائی بھی اس لڑائی میں مارے جا چکے ہیں۔ اس نے پھر غصہ اور حیرت سے کہا کہ تم اور اور باتیں کیوں کرتے ہو مجھے بتاؤ کہ رسول کریم ﷺ کا کیا حال ہے؟ اس نے اب بھی اس سوال کو کوئی اہمیت نہ دی کیونکہ اس کا اپنا دل مطمئن تھا۔ اس نے کہا بی بی! مجھے بڑا افسوس ہے کہ تمہارا خاوند بھی اس جنگ میں شہید ہو گیا ہے۔ عورت نے کہا۔ اے بھائی! میں تجھے خدا کی قسم دے کر کہتی ہوں کہ تو مجھے صرف اتنا بتا کہ رسول کریم ﷺ کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا۔ رسول کریم ﷺ تو خیریت سے ہیں۔ عورت نے کہا۔ میں نہیں مانتی مجھے بتاؤ رسول کریم ﷺ کہاں کھڑے ہیں؟ میں جب تک اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لوں گی مجھے تسلی نہ ہو گی۔ اس صحابیؓ نے اشارہ کیا اور کہا۔ دیکھو وہ جو جھنڈا کھڑا ہے وہاں رسول کریم ﷺ موجود ہیں۔ تم جاؤ اور اپنی آنکھوں سے رسول کریم ﷺ کو دیکھ لو۔ وہ عورت دیوانہ وار اس مقام کی طرف دوڑتی جاتی اور نسوانی زبان میں یہ کہتی جاتی تھی کہ "یارسول اللہ! آپؐ نے یہ کیا کیا۔ یارسول اللہ آپؐ نے یہ کیا کیا" یہ ایک ادبی زبان ہے جس کو عورتیں خصوصاً مصیبت کے وقت استعمال کرتی ہیں۔ عورت کا بچہ مرجاتا ہے تو وہ کہتی ہے۔ "ہائے بچہ تو نے یہ کیا کیا" حالانکہ موت پر بچے کا کوئی اختیار نہیں ہوتا۔ مگر جذبات کی فراوانی کی وجہ سے وہ یہ نہیں سمجھتی کہ یہ کسی حادثہ کی وجہ سے مرا ہے۔ بلکہ سمجھتی ہے کہ شاید میرے دل کو دکھانے کے لئے مجھ سے جدا ہوا ہے۔ وہی محبت، وہی جذبات والی محبت جس کو صرف عورت ہی سمجھ سکتی ہے۔ وہی محبت جس کے متعلق صرف عورت ہی جانتی ہے کہ کس طرح اپنے محبوب سے اس کا اظہار کیا جاتا ہے۔ وہی محبت اپنی تمام کیفیات اور جذبات کے ساتھ صحابیاتؓ رسول کریم ﷺ کی طرف منتقل کر چکی تھیں۔ وہ محبت جو ایک لڑکی کو اپنے باپ سے ہوتی ہے وہ محبت جو ایک بہن کو اپنے بھائی سے ہوتی ہے، وہ محبت جس کے جوش میں ایک شاعر عورت اپنے خاوند کی یاد میں تڑپتی ہے۔ وہ محبت جس کے جوش میں اپنے "ویر" کی یاد تازہ رکھتی ہیں اسی محبت اور اسی پیار اور اسی عشق کے ساتھ وہ عورت بھاگتی جاتی اور یہ کہتی جاتی تھی۔ "یارسول اللہ! آپؐ نے یہ کیا کیا۔ یارسول اللہ! آپ نے یہ کیا کیا۔" جب وہ رسول کریم ﷺ کے پاس پہنچی۔ تو اس کے گھٹنے لڑکھڑا گئے اور وہ کھڑی نہ رہ سکی۔ عورتوں کے لئے چونکہ مصافحہ جائز نہیں۔ اس لئے اس نے رسول کریم ﷺ کے دامن کو پکڑ کر نہایت محبت کے ساتھ بوسہ دیا۔ رسول کریم ﷺ نے کہا۔ اے عورت! ہم تجھ سے ہمدردی کرتے ہیں کہ اس جنگ میں تیرا باپ، تیرا خاوند اور تیرے بھائی سب شہید ہو گئے ہیں۔ اس نے کہا۔ یارسول اللہ! آپؐ کی زندگی کے بعد مجھے یہ خیال بھی کس طرح آ سکتا ہے کہ کون مارا گیا ہے۔ جب آپؐ زندہ ہیں تو سب کچھ موجود ہے۔

اسی جنگ میں حضرت معاذ انصاریؓ کا ایک نوجوان بھائی بھی جو نہایت بہادر اور جری سپاہی تھا، مارا گیا تھا۔ جب رسول کریم ﷺ مدینہ میں داخل ہوئے تو حضرت معاذؓ نے اس خوشی میں فخریہ طور پر رسول کریم ﷺ کی اونٹنی کی نکیل پکڑی ہوئی تھی کہ آج ہم خدا کے رسولؐ کو سلامتی کے ساتھ واپس لائے ہیں اور اس قابل ہو سکے ہیں کہ مدینہ والوں کو اپنا منہ دکھا سکیں۔ وہ آ ہی رہے تھے کہ حضرت معاذؓ کو سامنے سے اپنی سترا سی سالہ بڑھیا ماں رسول کریم ﷺ کی طرف آتی ہوئی دکھائی دی۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں کے ساتھ بھاری بھاری قدم زمین پر مارتی ہوئی آ رہی تھی کہ حضرت معاذؓ نے کہا۔ یارسول اللہ! میری ماں۔ یارسول اللہ! میری ماں رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ میری اونٹنی کو کھڑا کرو۔ کھڑا کیا گیا تو وہ عورت آگے بڑھی۔ مگر چونکہ بڑھاپے کی وجہ سے اس کی نظر کمزور تھی۔ اس نے کہا رسول کریم ﷺ کہاں ہیں؟ معاذؓ نے کہا۔ اونٹ پر رسول کریم ﷺ ہی تو ہیں۔ اس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے چاروں طرف دیکھنا شروع کیا اور آخر رسول کریم ﷺ پر اس کی نظر گڑ گئی۔ حضرت معاذؓ چونکہ رسول کریم ﷺ کو بہت پیارے تھے۔ آپؐ نے فرمایا۔ بی بی! مجھے بہت رنج ہے کہ تمہارا نوجوان لڑکا جو اسلام کا بہت خادم تھا۔ آج مارا گیا ہے۔ اس نے پھٹی ہوئی آنکھوں سے رسول کریم ﷺ کو دیکھا اور کہا۔ یارسول اللہ! آپ بھی کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ آپؐ کو خدا خیریت سے لایا ہے، اس وقت میرے بیٹے کی موت وحیات کا کیا ذکر ہے۔

لوگ کہتے ہیں کہ اسلام نے سات سال میں عرب میں تغیر پیدا کر دیا۔ اور چند سالوں میں اس نے دنیا کی کایا پلٹ دی۔ مگر اسلام کی یہ کامیابی اور اسلام کی یہ فتح کس چیز کا نتیجہ تھی۔ یہ نتیجہ تھی ان لوگوں کی جدوجہد کا جو رات اور دن اسلام کی خاطر قربانیاں کر رہے تھے۔ کیا مرد اور کیا عورتیں کیا بچے اور کیا بوڑھے۔ سب کے سب یہ سمجھتے تھے کہ اسلام کی زندگی ہی اصل زندگی ہے۔ اور یہ کہ اسلام کی موت کے بعد ان کی زندگی کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ یہی چیز تھی جس نے ان کو فتح دی اور یہی چیز ہے جو آج بھی مسلمانوں کو فتح دلا سکتی ہے۔ عمل اور صرف عمل ایک چیز ہے جس کا اسلام بنی نوع انسان سے مطالبہ کرتا ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جس کے بعد برکت ہی برکت نظر آنے لگتی ہے۔

اسی جنگ کا ایک اور واقعہ ہے۔ رسول کریم ﷺ نے جنگ کے بعد بعض لوگوں کو اس ڈیوٹی پر مقرر کیا کہ وہ دیکھیں کہ میان جنگ میں کون کون زخمی پڑے ہیں۔ اور جن کی مدد کی جا سکتی ہو۔ ان کی فوری طور پر مدد کی جائے۔ ایک صحابیؓ اسی طرح پھر رہے تھے کہ انہوں نے مدینہ کے ایک بہت بڑے مسلمان سردار کو دیکھا کہ وہ زخموں کی تکلیف کی وجہ سے تڑپ رہے ہیں اور نزع کی حالت میں گرفتار ہیں۔ وہ جلد جلد ان کے قریب ہوئے اس خیال سے کہ شاید انہیں پیاس لگی ہوئی ہو۔ یا شاید وہ کوئی پیغام دینا چاہتے ہوں۔ قریب پہنچ کر انہوں نے کہا۔ فرمایئے آپ کو کوئی حاجت تو نہیں؟ میں آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہوں۔ انہوں نے کہا۔ ہاں ہاں میں انتظار ہی کر رہا تھا کہ کوئی صحابی مجھے ملے اور میں اس کے ذریعہ ایک ضروری پیغام پہنچا دوں۔ پھر انہوں نے کہا آگے آؤ اور میرے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دو۔ جب انہوں نے اپنا ہاتھ آگے کیا تو اس صحابیؓ نے ان کے ہاتھ کو پکڑ کر کہا۔ میں اس لئے کسی آدمی کے انتظار میں تھا کہ میں چاہتا تھا کہ میرا ایک پیغام میرے قبیلہ والوں کو پہنچ جائے۔ سو اللہ کا شکر ہے کہ تم مجھے مل گئے ہو۔ میرے قبیلہ

باقی صفحہ 6 پر

ایک اچھی بات

اگر ہم ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ بہت پکا ہے۔ وہ کبھی ہم سے ایسا سلوک نہیں کرے گا جیسا کہ فاسق فاجر سے کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالحمید چوہدری

حضرت شیخ عبدالقادر صاحب

(سابق سوداگر مل)

لالہ سوداگر مل 15- اگست 1909ء کو بمقام گورنہ پٹھاناں متصل مڈھ رانجھا تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا لالہ وزیر چند صاحب قوم چھابڑے کھتری کے ہاں پیدا ہوئے- آپ نے پرائمری تک تعلیم اپنے گاؤں میں ہی حاصل کی- آپ نے 1924ء میں لالیاں (نزد ربوہ) کے مڈل سکول سے ورنیکلر مڈل کا امتحان پاس کیا- اس کے بعد چونکہ آپ کے ننھیال اور دیگر رشتہ داروں نے گورنہ پٹھاناں میں تجارتی کاروبار نہ ہونے کی وجہ سے مستقل طور پر موضع بیرانوالہ تھانہ پنڈی بھٹیاں تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ (حافظ آباد کو اب ضلع کا درجہ دیا جاچکا ہے) میں سکونت اختیار کرلی تھی- اس لئے ان (ننھیال والوں اور رشتہ داروں) کی خواہش کی بناء پر آپ کی والدہ ماجدہ اور بھائیوں نے بھی اس علاقہ کے ایک گاؤں ذخیرہ بیرانوالہ میں رہائش اختیار کرلی- آپ کے والد صاحب گورنہ پٹھاناں میں ہی وفات پاچکے تھے- آپ کے چار بھائی تھے- تین آپ سے بڑے اور ایک چھوٹا- بہن کوئی نہیں تھی- تمام تجارتی کاروبار کرتے تھے گو اتنے مالدار نہ تھے لیکن چونکہ بیرانوالہ میں آپ کے ماموں صاحبان لالہ جوالا داس اور لالہ گوپال داس ساہوکارہ کا کام کرتے تھے اور خاصے مالدار تھے اس لئے بوقت ضرورت ان سے بھی روپیہ لے کر استعمال کیا کرتے تھے- مڈل پاس کرنے کے بعد آپ کا مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے لائل پور (موجودہ فیصل آباد) کے کسی ہائی سکول میں داخلہ لینے کا خیال تھا لیکن اللہ تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا- آپ جب بیرانوالہ پہنچے جہاں ان کے خاندان کے افراد نقل مکانی کرنے کے بعد آباد ہو چکے تھے تو ایک نہایت مخلص احمدی دوست حضرت میاں محمد مراد صاحب سے آپ کی ملاقات ہوئی حضرت میاں صاحب اگرچہ پنڈی بھٹیاں کے رہائشی تھے لیکن کچھ عرصہ قبل تجارتی کاروبار کے سلسلہ میں ذخیرہ بیرانوالہ میں تشریف لاچکے تھے اور چونکہ اس گاؤں میں صرف وہی پڑھے لکھے تھے اس لئے لالہ سوداگر مل کی نشست و برخاست اکثر ان کے ساتھ رہتی- ان کے ہاں سلسلہ احمدیہ کے اخبارات بھی آیا کرتے تھے جنہیں لالہ سوداگر مل وقت گزارنے کے لئے اکثر پڑھا کرتے تھے- حضرت میاں محمد مراد میں ایک خصوصیت یہ تھی کہ وہ ہر وقت دعوت الی اللہ کے جذبہ سے سرشار رہتے تھے- لالہ سوداگر مل کو چونکہ ہندومت سے بے حد دلچسپی تھی اور وہ کسی قیمت پر بھی دین حق کی طرف توجہ نہیں کر رہے تھے- اس کی وجہ اس علاقہ کے مسلمان باشندوں کے حالات تھے جن میں جہالت اور غربت حد درجہ کی تھی، چوری اور ڈاکہ پر فخر کرتے تھے اور ہندوؤں کے مقابلہ میں اکثر مسلمانوں میں احساس کمتری بھی پایا جاتا تھا- وہ تو ہندوؤں کے ہاتھ کی چیز کھا لیتے تھے لیکن چھوت چھات کی وجہ سے ہندو ان کے ہاتھ کی چیز نہیں کھاتے تھے- منڈیوں میں عموماً مزدور ہوتے، جیل خانے، ان سے معمور اور بھیک منگے زیادہ تر مسلمان ہوتے تھے- جہالت کی وجہ سے ذرا ذرا سی بات پر آپس میں لڑ مرتے تھے-

1924ء کے جلسہ سالانہ میں حضرت میاں محمد مراد صاحب اپنے احاطہ کے ایک مصلّی اللہ جوایا نام کو قادیان لے گئے- جب وہ قادیان سے واپس آیا تو لوگوں نے اس سے دریافت کرنا شروع کیا کہ اس نے قادیان میں کیا دیکھا؟ وہ عموماً یہ جواب دیتا کہ وہاں دوکانداری اور ٹھگ بازی ہے اور کچھ نہیں- اس پر لالہ سوداگر مل کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اللہ جوایا کی بات ٹھیک معلوم نہیں دیتی چنانچہ انہوں نے اللہ جوایا سے الگ بات کرنا چاہی- ایک رات وہ اللہ جوایا کو لے کر اپنی دوکان کی طرف چل پڑے- اتفاقاً حضرت میاں مراد صاحب نے انہیں جاتا دیکھ لیا- رات اندھیری تھی- وہ بھی ان دونوں کے پیچھے پیچھے چل پڑے- وہ دونوں دوکان کے اندر چلے گئے اور دوکان کا دروازہ بند کرلیا- حضرت میاں محمد مراد صاحب دوکان کے باہر کچھ دیر کھڑا رہنے کے بعد چلے گئے- دوکان کے بند دروازے کے پیچھے ان دونوں کے درمیان کیا باتیں ہوئیں آیئے وہ جناب سوداگر مل کی زبانی سنتے ہیں "دوکان کا نصف کمرہ کپاس سے بھرا ہوا تھا کپاس پر بیٹھتے ہی میں نے اللہ جوایا سے کہا کہ تم جب سے قادیان سے واپس آئے ہو ہمیشہ یہ جواب دیتے ہو کہ قادیان میں سوائے دوکانداری اور ٹھگ بازی کے اور کچھ نہیں- تمہاری یہ بات مجھے غلط معلوم ہوتی ہے- اگر وہاں دوکانداری اور ٹھگ بازی ہوتی تو میاں محمد مراد بھی یقیناً ٹھگ ہوتے- کیونکہ یہ بھی اسی گروہ کے ایک فرد ہیں- اب ہم دونوں لوگوں سے بالکل الگ تھلگ بیٹھے ہیں میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ سچ سچ بیان کرو- وہاں تم نے کیا دیکھا؟ یہ بات جناب سوداگر مل نے کچھ اس جذبے کے ساتھ کہی کہ اللہ جوایا کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا اور وہ فوراً بول اٹھا کہ سچی بات تو یہ ہے کہ اگر دین دنیا کے تختہ پر کسی جگہ ہے تو صرف قادیان میں ہے- وہ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ بہت ہی محبت سے ملتے ہیں ہر طرف تم پر سلامتی ہو تم پر سلامتی ہو کی آوازیں آتی ہیں اور دیانت داری کا یہ عالم ہے کہ ہم چائے کی ایک دوکان پر گئے میز پر کھانے کی چیزیں پڑی تھیں جو جس کے جی میں آتا تھا کھاتا تھا اور جب پیسے دینے لگتا تھا تو دوکاندار یہ پوچھتا تھا کہ تم نے کیا کھایا ہے جو وہ بتاتا اس کے مطابق وہ پیسے لے لیتا گویا وہ سمجھتا تھا کہ احمدی جھوٹ بول ہی نہیں سکتے- اس قسم کی اس نے کئی باتیں احمدیوں کے صدق اور اخلاص کی بتائیں اس پر لالہ سوداگر مل نے اس سے پوچھا کہ جب ان لوگوں کے اخلاق اور سچائی کا یہ عالم ہے تو پھر تم یہ کیوں کہتے ہو کہ وہاں دوکانداری اور ٹھگ بازی ہے- اس پر اللہ جوایا کہنے لگا کہ "آپ جانتے ہیں کہ میں قوم کا مصلّی ہوں جسے کمین کہہ کر پکارا جاتا ہے اگر ان جاہل اور اجڈ زمینداروں کے سامنے برملا طور پر سچی بات بیان کروں تو یہ لوگ جوتے مار مار کر میرا سر گنجا کر دیں میں نے اس وقت سچی شہادت دے دی ہے- لیکن اگر کل لوگوں کے سامنے تم نے مجھ سے یہی بات دریافت کی تو وہی ٹھگ بازی بیان کروں گا" پھر کہنے لگا کہ "اس گاؤں میں میں نے رہنا ہے میں یہاں کے زمینداروں کے منشاء کے خلاف کیسے بات کر سکتا ہوں" اللہ جوایا کی باتیں سننے کے بعد سوداگر مل نے اسے کہا کہ "اچھا تم جاؤ میں کل دو چار روز کے لئے قادیان دیکھنے جاؤں گا" اللہ جوایا کے چلے جانے کے بعد لالہ سوداگر مل نے دوکان کا دروازہ بند کرلیا اور کپاس کے ڈھیر پر بیٹھ کر اس سوچ میں غرق ہو گئے کہ وہ قادیان جائیں یا نہ جائیں- آخر انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ "میں نے احمدی تو ہونا نہیں سیر ہی کر آؤں گا" غرضیکہ انہوں نے ساری رات انہیں خیالوں میں گزار دی- جب دن چڑھا تو انہوں نے دوکان کو تالا لگایا اور محترم میاں مراد صاحب کے پاس گئے اور انہیں اپنے ارادہ سے اطلاع دی- یہ سنتے ہی حضرت میاں محمد مراد صاحب نے کہا کہ وہ بھی ان کے ساتھ قادیان جائیں گے کیونکہ وہ وہاں کے حالات سے واقف ہیں اس لئے ان کا جانا بہرحال مفید رہے گا- چنانچہ یہ دونوں بذریعہ ریل لاہور پہنچے- رات انہوں نے حضرت قریشی محمد حسین صاحب موجد مفرح عنبری امیر جماعت کے مکان پر گزاری- دوسرے روز جو غالباً جمعہ کا دن تھا بیت بیرون دہلی دروازہ میں گئے وہاں انہوں نے حضرت حافظ روشن علی صاحب کا خطبہ سنا

اس روز یا دوسرے روز وہ دونوں عازم بٹالہ ہوئے لیکن اس خیال سے کہ گھر کے بعض افراد ان کا پیچھا کر رہے ہوں وہ بٹالہ سے اگلے سٹیشن "چھینا" پر اتر گئے اور وہاں سے پاپیادہ قادیان پہنچے- قادیان پہنچنے کے بعد حضرت میر محمد اسحاق صاحب جو ان دنوں ناظر ضیافت تھے نے ان (سوداگر مل) کے لئے ہندوؤں کے گھر سے کھانا منگوانے کا انتظام کر دیا- قیام قادیان کے دوران حضرت میاں محمد مراد صاحب انہیں قادیان کے متعدد بزرگوں کے پاس لے جاتے رہے خصوصاً حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب، حضرت حافظ روشن علی صاحب، حضرت مفتی محمد صادق صاحب، حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحب، حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب قادیانی، حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی، حضرت سردار عبدالرحمان صاحب (سابق مہر سنگھ) حضرت مولوی ذوالفقار علی خان صاحب اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب سے کئی کئی مرتبہ ملاقات کرائی- ان بزرگان کو دیکھنے اور ملنے کے بعد جناب سوداگر مل صاحب نے آخر کار آٹھویں روز حضرت امام الثانی کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے اپنے غلاموں کے حلقہ میں داخل کرلیں- حضرت صاحب نے فرمایا "میاں! ابھی تم بچے ہو تمہاری عمر چھوٹی ہے دو تین ماہ اور ٹھہرو اور مزید تحقیقات کرو" مگر انہوں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں بیعت قبول فرمائیں"- چنانچہ دوسرے روز حضرت امام الثانی نے ان کی بیعت قبول فرمائی اور عبدالقادر نام رکھا-

دوسری طرف ان کے اقارب کو جب اس بات کا علم ہوا کہ میاں محمد مراد صاحب بھی گاؤں میں نہیں ہیں تو فوراً ان کے دل میں شبہ پیدا ہوا کہ وہ ہمارے لڑکے کو یقیناً قادیان لے گیا ہوگا- چنانچہ ان کے اقارب سے سات افراد اسے لینے کے لئے قادیان پہنچے- غالباً اسی روز انہوں نے بیعت کی تھی- حضرت چوہدری نصر اللہ خاں صاحب ناظر اعلیٰ سے ان لوگوں نے ملاقات کی آپ نے فرمایا کہ "ہم کسی شخص کو زبردستی قادیان میں نہیں رکھ سکتے اور نہ ہی ہمارا دین اس بات کی اجازت دیتا ہے- پس ہم اپنے مذہب کے خلاف کس طرح تمہارے بچے کو اپنے پاس رکھ سکتے ہیں پس تم اپنے بچے سے بات کرو اگر وہ جانا چاہتا ہے تو ہماری طرف سے مکمل آزادی ہے بے شک واپس چلا جائے" لیکن حضرت شیخ عبدالقادر واپس جانے کے لئے ہرگز تیار نہ ہوئے- آخر ان کے اقارب دس پندرہ روز قیام کے بعد واپس چلے گئے-

بیعت کرنے کے بعد آپ نے مدرسہ احمدیہ میں داخلہ لیا- موسم گرما 1927ء کی تعطیلات میں وہ اپنے اقارب سے ملنے کے لئے اپنے گھر گئے- وہاں ان کے ساتھ چھوت چھات والا سلوک کیا جاتا- ان کے خلاف منصوبے بنائے جاتے کہ وہ واپس اپنے مذہب میں لوٹ آئیں- انہیں ورغلانے کے لئے باریک جال بنے جاتے گویا دقیق تدابیر اور عمیق تجاویز سے آپ کو

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد عمران زبیری

بشکریہ پاکستان پرنٹرز نیوز

فنونِ طباعت کا تعارف

پہلے انسان نے بولنا سیکھا۔ پھر جب اسے اپنے خیالات اور روایات محفوظ کرنے کا خیال آیا تو اس نے فن تحریر ایجاد کیا۔ فن تحریر نے بالآخر کتابوں کو جنم دیا۔ ایک مدت تک کتابوں کی ہاتھ سے نقلیں تیار کی جاتی رہیں۔ یہ طریقہ بڑا سست رفتار تھا۔ جب زمانے کے تقاضے بدلے اور کتابوں کی سینکڑوں بلکہ ہزاروں نقلیں جلد از جلد تیار کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی تو فن طباعت کی داغ بیل پڑی۔

اگر ہم تاریخ کا بغور مطالعہ کریں تو معلوم ہو گا کہ انسان نے صدیوں کی انتھک محنت سے فن طباعت کو موجودہ مقام تک پہنچایا ہے۔ بجلی کا استعمال، تیز رفتار پیچ در پیچ مشینیں، فن طباعت کے بے شمار عملی طریقے، یہ سب تکمیل فن کے سلسلے کی لامتناہی کڑیاں ہیں۔ فن طباعت کو قوموں کی ترقی میں ہمیشہ اہمیت حاصل رہی ہے۔ اسی بنا پر چارلس ڈکنز کا قول ہے کہ "فن طباعت" ہی تہذیب کی وہ پیداوار ہے جو آزاد انسان کے وجود کے لئے ضروری ہے۔ پانچ سو سال سے چھاپے خانے انسان کی ترقی، اس کے حقوق اور آزادی کی حمایت میں سرگرم عمل ہیں اور علم و فن کی نشرواشاعت میں ہاتھ بٹا رہے ہیں۔

دور حاضر میں فن طباعت کے ہر شعبہ میں جو نشوونما اور پختگی نظر آتی ہے وہ اس وسیع و جامع تحقیقات کا نتیجہ ہے جو ایک طرف تو مشینوں کے موجد اور کاریگر اور دوسری طرف تحقیقی ادارے وقتاً فوقتاً کرتے رہے ہیں۔ دوسری عالمی جنگ کے بعد سے اس صنعت کی نمائشوں نے بھی بڑا کردار ادا کیا ہے کیونکہ ان کے باعث مختلف ممالک میں ترقیات سے متعلق تبادلہ خیالات کے مواقع حاصل ہوئے اور فنون میں نمایاں ترقیاں ہوئیں۔ نئی نئی ایجادات مثلاً تیز رفتار ویب آفسٹ مشین، براہ راست فوٹو سے کمپوز کرنے کا طریقہ، رنگین فلم، ماسکنگ ٹیکنیک، زیریوگرافی، پلاسٹک رولر، طرح طرح کی چمکدار اور روشن سیاہیاں اور کیمیاوی کاغذ وغیرہ سب دور حاضر کی جدوجہد اور تحقیق و تجسس کے نتائج ہیں۔

طباعت کے بڑے طریقے فنون طباعت کو حسب ذیل تین بڑے بڑے اصولی طریقوں پر تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ان سے تین ہی مختلف طریقوں پر کاغذ یا دوسری شے پر سیاہی سے نقش اتارے جا سکتے ہیں۔

1۔ ریلیف یعنی ابھری ہوئی سطح۔
2۔ پلینوگرافک (Planographic) یعنی ہموار سطح
3۔ انیٹگلیو (Intaglio) یعنی کھدی ہوئی سطح۔

1۔ ریلیف سطح سے طباعت اس طریقہ طباعت میں جو حصہ روشنائی کو قبول کرتا ہے وہ ابھرا ہوا ہوتا ہے، اس لئے اسے لیٹر پریس یا ریلیف پرنٹنگ بھی کہتے ہیں۔ اس طریقے کے تحت ٹائپ، دھات، لکڑی، پتھر اور پلاسٹک کے بلاکوں سے چھپائی شامل ہے۔ اس طریقے کو ٹائپوگرافی یا لیٹر پریس بھی کہتے ہیں۔ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ 15ویں صدی کے وسط میں جرمنی کے جان گوٹن برگ (John Gutenberg) نامی ایک شخص نے ٹائپ ڈھالنے کا طریقہ ایجاد کیا۔ وہ ہاتھ سے تیار کئے سانچے میں پگھلا ہوا سیسہ ڈال کر ٹائپ ڈھالا کرتا تھا۔ اس طرح ٹائپ بنانے میں دیر لگتی تھی۔ ہر پریس نے اپنا اپنا کارخانہ علیحدہ قائم کر رکھا تھا جہاں ٹائپ ڈھال کر طباعت کرتے تھے۔ پریس جن پر یہ ٹائپ استعمال ہوتے تھے وہ اسی قسم کے تھے جیسے جلد ساز استعمال کیا کرتے تھے۔

جب ٹائپ سے چھپی ہوئی مطبوعات کی مانگ بڑھی تو کارکنوں کی بھی ہمت افزائی ہوئی۔ نتیجے میں طباعت بھی بہتر ہونے لگی اور پندرھویں صدی کے آخر تک قسم قسم کی چیزیں پریسوں سے چھپ کر نکلنے لگیں۔ ترقی کا یہ سلسلہ جاری رہا حتیٰ کہ انیسویں صدی کے اوائل میں ٹائپ ڈھالنے کے میکانیکی طریقے میں بڑی صبر آزما جدوجہد کرنی پڑی۔ آج انہی مشینوں کی تیز رفتاری کے سبب سینکڑوں اخبارات اور رسائل اور دوسری مطبوعات وغیرہ لیٹر پریس سے تیز رفتار روٹری مشینوں پر کم سے کم وقت میں روزانہ چھاپے جاتے ہیں۔

2۔ پلینوگرافک طباعت حروف تہجی کے الگ الگ ٹائپ ایجاد ہو جانے کے صدیوں بعد اٹھارویں صدی میں ایک جرمن موجد الائس سینیفیلڈر (Aloys Snefelder) نے میونخ میں لیتھوگرافی ایجاد کی۔ مستقل مزاجی، مسلسل کوشش اور سینکڑوں تجربوں کے بعد لیتھوگرافی کے چند فطری اصول دریافت ہوئے جو آج بھی اس طریقہ طباعت کی بنیادی خصوصیات ہیں۔

اس طریقے میں سیاہی ہموار پتھر یا پلیٹ کی سطح پر لگائی جاتی ہے، اس لئے اس کو پلینوگرافک یعنی سطحی طریقہ بھی کہا جاتا ہے۔ چھپائی خواہ پتھر سے ہو یا دھات کی پلیٹوں سے اس کو لیتھوگرافی کہتے ہیں۔

لیتھوگرافی کے موجد کا تعلق تھیٹر کے ایکٹروں کے خاندان سے تھا اور وہ اپنے لکھے ہوئے گانوں کی تشہیر کا خواہاں تھا۔ اتفاقی طور پر اس کے پاس جو پتھر تھا وہ ذریعہ طباعت ثابت ہوا۔ یونانی زبان میں لیتھوس (Lithos) پتھر کو کہتے ہیں اور گرافین (Graphein) کے معنی لکھنے کے ہیں۔ ان دونوں لفظوں کو ملا کر لیتھوگرافی کی اصطلاح بنائی گئی۔ بعد میں جب جست کی پلیٹوں پر تجربات کئے گئے اور ان سے کامیابی کے ساتھ چھپائی کی جانے لگی تو بہت سے لوگوں نے اس کو زنکوگرافی (Zincography) کا نام بھی دیا لیکن یہ نام زیادہ مقبول نہ ہو سکا۔

لیتھوگرافی کی ایجاد کے بعد سے اس طریقہ طباعت میں جو ترقی ہوئی ہے وہ حیرت انگیز ہے لیکن آج بھی گریس اور پانی کا فطری ردعمل لیتھوگرافی کے بنیادی اصول ہیں۔

پتھر پر تحریر یا نقوش کا معکوس ہونا ضروری تھا تاکہ چھپنے کے بعد کاغذ پر حروف سیدھے حاصل کئے جاسکیں لیکن جب فن میں اور ترقی ہوئی تو پتھر کی سطح کاغذ کے علاوہ دوسری سخت اشیاء پر چھاپنے کے لئے نامناسب ثابت ہوئی لہٰذا اس مشکل کو دور کرنے کے لئے "آفسٹ" کا دوسرا طریقہ ایجاد ہوا تاکہ کسی بھی دھات کی چادروں پر چھپائی کی جاسکے لہٰذا مشین پر ایک تیسرے سلنڈر کا اضافہ کیا گیا جس پر ربڑ چڑھایا گیا تھا تاکہ پتھر یا پلیٹ سے نقش پہلے ربڑ پر اور پھر ربڑ سے دھات یا کاغذ پر منتقل کیا جاسکے۔ اس طرح آفسٹ گرافی کی ابتدا ہوئی۔ اس قسم کی چھپائی کے لئے مشین موجودہ صدی کے اوائل ہی میں ایجاد ہوئی۔ تقریباً 70 سال کے عرصہ میں مشینوں کی ساخت میں اتنی ترقی ہو چکی ہے کہ اب ہمارے پاس ایسی تیز رفتار آفسٹ مشینیں بھی ہیں جو رولر پر لپٹے ہوئے کاغذ کے تھان کے تھان چھاپتی چلی جاتی ہیں اور کئی رنگوں میں چھپ کر اور تہ ہو کر مکمل اخبار کی کاپیاں تیز رفتاری سے تیار ہوتی ہیں۔

3۔ انتالیو (Intaglio) طباعت کا تیسرا طریقہ کھدی ہوئی سطح سے ہے، اسے گریویور (Gravure) بھی کہتے ہیں۔

لیتھوگرافی یا لیٹر پریس کے برخلاف اس طریقہ طباعت میں تحریر یا نقوش پلیٹ کی سطح سے نیچے ہوتے ہیں اور سیاہی لگانے کے بعد جب دباؤ ڈالا جاتا ہے تو سیاہی کاغذ پر منتقل ہو جاتی ہے۔ لیٹر پریس اور لیتھوگرافی سے چھپائی میں سیاہی کی یکساں مقدار ہموار شکل میں کاغذ پر آتی ہے لیکن گریویور کی چھپائی میں سیاہی کی رنگ آمیزی فوٹو پلیٹ کی مختلف گہرائیوں کے مطابق ہوتی ہے جس کے باعث طباعت میں فوٹو کی سی دلکشی پیدا ہو جاتی ہے۔ جہاں گہری کھدائی ہوتی ہے وہاں رنگ گہرے اور جہاں ہلکی کھدائی وہاں ہلکے رنگ آتے ہیں۔ گریویور کی دونوں قسم کی یعنی شیٹ اور ریل سے چھاپنے کی مشینیں کام کی تعداد کے مطابق استعمال ہوتی ہیں۔

طباعت کے مختلف طریقوں کی پہچان طریقہ طباعت کو کس طرح پہچانا جائے؟ اس کے چند اصول درج ذیل ہیں۔ آتشی شیشہ کی مدد سے مختلف طباعتوں کا فرق بآسانی معلوم ہو سکتا ہے۔

(الف) ٹائپ یا بلاک وغیرہ لیٹر پریس سے چھاپے جاتے ہیں۔ اگر ان کے پرنٹ کو آتشی شیشہ سے بغور دیکھا جائے تو پتہ چلے گا کہ سیاہی کناروں پر ذرا زیادہ ہے اور اس کے قریب معمولی سی سفیدی بھی ہوتی ہے یا ہاف ٹون کے نقطے (ڈاٹ) کے درمیان بھی معمولی سفیدی معلوم ہوتی ہے۔ اس کی وجہ ایک تو یہ ہے کہ رولر ان کے کناروں پر ٹکراتے ہیں اور دوسرے اوپر سے دباؤ پڑنے سے یہ شکل پیدا ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں پشت پر عموماً دباؤ کا ہلکا سا نشان نظر آتا ہے۔

(ب) لیٹر پریس کے مقابلے میں لیتھوگرافی میں سیاہی زیادہ یکساں ہوتی ہے اور چھپائی بھی زیادہ صاف اور روشن ہوتی ہے۔ چونکہ دھات کی پلیٹ دانہ دار ہوتی ہے لہٰذا نقطے پورے طور پر گول نہیں ہوتے بلکہ کنارے ذرا کھردرے ہوتے ہیں۔

(ج) فوٹوگریویور کی چھپائی میں نفیس تہ کی وجہ سے تصاویر اصل کے مطابق نظر آتی ہیں۔ لائن کی چھپائی ہو یا تحریر کی، فوٹوسکرین کے باعث اس کے کنارے صاف یا کھردرے اور ٹوٹے پھوٹے نظر آتے ہیں۔ کشیدہ کاری طباعت جو سکرین کے بغیر کی جاتی ہے جیسے ڈاک کے ٹکٹ، نوٹ یا بانڈ وغیرہ کھدی ہوئی سطح کے باعث ان میں مطبوعہ عبارت کسی قدر ابھری ہوئی نظر آتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک تو سیاہی زیادہ لگتی ہے۔ دوسرے زیادہ دباؤ سے سطح ابھر آتی ہے۔

("پاکستان پرنٹرز نیوز" مئی-جون 96ء)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

عاجزی اختیار کرنی چاہئے۔ عاجزی کا سیکھنا مشکل نہیں ہے۔ اس کا سیکھنا ہی کیا ہے۔ انسان تو خود ہی عاجز ہے۔ اور وہ عاجزی کے لئے ہی پیدا کیا گیا ہے۔

تکبر وغیرہ سب بناوٹی چیزیں ہیں اگر وہ اس بناوٹ کو اتار دے تو پھر اس کی فطرت میں عاجزی ہی نظر آوے گی۔ اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے دعائیں بہت کرو۔ اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔ لیکن جو سستی میں زندگی بسر کرتا ہے اسے آخر فرشتے بیدار کرتے ہیں اگر تم ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو گے تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بہت پکا ہے۔ وہ کبھی تم سے ایسا سلوک نہ کرے گا جیسا کہ فاسق فاجر سے کرتا ہے خدا تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ تم کو عذاب دے بشرطیکہ تم ایمان لاؤ اور شکر کرو انسان کو عذاب ہمیشہ گناہ کے باعث ملتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

روس کا صدارتی انتخاب

اس شذرے کی اشاعت تک روس کے صدارتی انتخاب ہو چکے ہوں گے۔ انتخاب سے پہلے کے سروے کے مطابق ان میں یلسن کا پلڑا بھاری معلوم ہوتا تھا لیکن اس آخری سروے کے نتائج سے معلوم ہوتا تھا کہ کمیونسٹ امیدوار گینا ڈی زیوگانوف کو یلسن پر برتری حاصل ہو گی۔ زیوگانوف کو 35.6 اور یلسن کو 32.7 فی صد ووٹروں کی حمایت حاصل تھی۔ زیوگانوف سے جب پوچھا گیا کہ اگر وہ اقتدار میں آگئے تو کیا وہ سٹالن کا نظام دوبارہ جاری کردیں گے تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ یلسن سے بھی 16 برس چھوٹے ہیں اور زیادہ کشادگی چاہتے ہیں۔ اراضی کی نجی ملکیت کے بارے میں سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اراضی کی نجی ملکیت کے وہ قائل ہیں۔ تاہم تمام اراضی نجی ملکیت میں نہیں دی جاسکتی۔

چیچنیا میں جنگ بندی ہونے سے یلسن کی پوزیشن بہتر ہو گئی تھی لیکن وہاں پر دوبارہ جھڑپیں شروع ہونے کی وجہ سے وہ صحیح طور پر فائدہ حاصل نہیں کر سکے۔

ooo

جنوبی بھارت میں شدید بارشیں

کچھ عرصہ سے دنیا میں موسموں کے بعض ایسے اچانک تغیرات دیکھنے میں آتے ہیں کہ حیرانی ہوتی ہے۔ گرمی کی لہر آتی ہے تو لوگ بلبلا اٹھتے ہیں۔ اور سارے ریکارڈ ٹوٹ جاتے ہیں۔ بارشیں ہوتی ہیں تو اس قدر کہ الحفیظ والاماں۔ اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ بارشوں کے موسم میں لوگ بادلوں کی شکل دیکھنے کو ترس جاتے ہیں اور قحط کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔

پچھلے دنوں جنوبی بھارت کے صوبہ جات تامل ناڈو۔ کرناٹک۔ اور آندھرا پردیش کو بارشوں نے اپنی لپیٹ میں لے لیا اور جن کے نتیجہ میں 81 افراد ہلاک اور بے شمار زخمی ہو گئے۔ 200۔ سے زائد افراد ابھی تک لاپتہ ہیں۔ مچھلیاں پکڑنے کے لئے جانے والے 25 کشتیوں میں سوار 240 ماہی گیر بھی لاپتہ ہیں۔ تینوں صوبوں میں کاروبار زندگی اور ذرائع آمد و رفت بھی معطل ہو گئے۔

ooo

ایڈز کے خلاف تحقیقات

ایڈز کی بیماری کا جب سے علم ہوا ہے اس کے علاج کے لئے ابھی تک کوئی دوائی نہیں مل سکی اگرچہ ترقی یافتہ ملکوں کے سائنس دان اس سلسلے میں انتہائی کوششیں کر رہے ہیں۔ اور ریسرچ لیبارٹریز اس کا توڑ کرنے کے لئے دن رات مصروف عمل رہتی ہیں۔ پبلک کو ابھی تک صرف یہی بتایا جارہا ہے کہ اس سے بچا کس طرح جاسکتا ہے لیکن اگر کسی کو یہ بیماری لگ جائے پھر جلد یا بدیر وہ اس شخص کو قبر تک پہنچا کے ہی دم لیتی ہے۔ لیکن اب سائنس دانوں کی ایک کانفرنس میں یہ امید دلائی گئی ہے کہ بعض ایسی ادویات کا پتہ چلا ہے جن کی مدد سے ایڈز کی مرض کو ختم کیا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر جولیو مانٹینر Dr. Julio Montaner جو کہ برٹش کولمبیا یونیورسٹی سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے نیوز کانفرنس میں بتایا کہ ان دوائیوں کو مختلف ممالک میں ہزاروں مریضوں پر استعمال کیا گیا ہے اور ان سے وائرس کی پیداوار کو روکا گیا ہے۔ اس وجہ سے اب اس بیماری کے علاج کے سلسلے میں ہماری سوچ میں تبدیلی آگئی ہے۔ ان دوائیوں کا استعمال دو سال سے ریسرچ کے سلسلے میں کیا جارہا ہے جن کے نتائج بہت حوصلہ افزا ہیں لیکن مکمل طور پر ایڈز کے وائرس کو ختم کرنے کے سلسلے میں ابھی کچھ وقت لگے گا۔

ooo

ایران کے خلاف امریکی قانون

امریکہ کافی عرصہ سے ایران کے خلاف مختلف قسم کے اقدامات کرتا رہتا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ عراق کی تباہی کے بعد اب ایران ہی ایک ایسا ملک ہے جو اس کی اجارہ داری کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہے کچھ عرصہ پہلے امریکہ نے کیوبا کے خلاف ایک قانون پاس کیا تھا جس میں ان فرموں کو بلیک لسٹ کرنے کی سفارش کی گئی تھی جو کیوبا سے تجارت کریں گی۔ اب ایک ایسا ہی قانون وہ ایران کے خلاف بنا رہا ہے۔ امریکی کانگریس کے ایک پینل نے اس بات کی منظوری دے دی ہے کہ جو غیر ملکی فرمیں ایرانی تیل خریدیں گی ان پر امریکہ کی طرف سے پابندیاں عائد کی جائیں گی۔

بقیہ صفحہ 3

کے لوگوں کو میری طرف سے کہہ دینا تمہارے خاندان کا رئیس مرچکا ہے۔ اور اس نے مرتے وقت یہ کہا ہے کہ اے میرے عزیزو! دنیا کی سب سے بڑی اور قیمتی امانت جو ہمارے پاس ہے وہ رسول کریم ﷺ کا وجود ہے۔ ہم نے اس کی حفاظت کے لئے اپنی جانیں قربان کیں اور اس مقدس امانت کی نگہداشت کے لئے ہم سے جو کچھ ہو سکتا تھا کیا۔ اب ہم جانیں قربان کر کے جا رہے ہیں اور وہ امانت تمہارے سپرد ہو رہی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ تم بھی اپنی جانیں قربان کر کے اس قیمتی امانت کی حفاظت کرو گے۔ یہ کہا اور جان دیدی۔ دنیا میں لوگ مرتے ہیں مگر جاننے والے جانتے ہیں کہ کس طرح مرتے وقت ہائے اماں اور ہائے بچو کے الفاظ ان کی زبان پر ہوتے ہیں۔ مگر اس انسان کو دیکھو کہ مرتے وقت وہ یہ نہیں کہتا کہ میری جائیداد کو یوں سنبھالا جائے۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ میرے بچوں کی اس طرح نگہداشت کی جائے۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ میری بیوی کو یہ پیغام دیا جائے۔ وہ کہتا ہے تو یہ کہ جو کچھ بچ گیا ہے۔ وہ بھی اسلام اور محمد رسول اللہ ﷺ کے لئے قربان کر دیا جائے۔

بقیہ صفحہ 4

پھانسنے کی کوشش کی گئی تا کسی طرح دل پر اثر ہو لیکن جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔

1931ء میں حضرت شیخ عبد القادر صاحب نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا چونکہ آپ دعوت الی اللہ کا کام کرنا چاہتے تھے اس لئے انہوں نے داعی الی اللہ کلاس میں داخلہ لے لیا اور حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب حضرت میر محمد اسحاق صاحب اور حضرت مولانا محمد اسماعیل فاضل حلال پور کی شاگردی میں روحانی و جسمانی تربیت حاصل کی۔ 1934ء میں انہوں نے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب (حال امریکہ) کے ہمراہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کے ساتھ لائل پور (موجودہ فیصل آباد) میں رہ کر دعوت الی اللہ کی عملی تربیت حاصل کی۔ اس کے بعد آپ کو کراچی میں متعین کر دیا گیا۔ پھر لائل پور مرکز جس میں اضلاع شیخوپورہ سرگودھا اور جھنگ بھی شامل تھے آپ کو انچارج مقرر کیا گیا۔ پھر نظارت تالیف میں بعدہ لاہور میں پھر چند ماہ سرگودھا میں پھر مرکز ربوہ میں بعد ازاں شیخوپورہ اور لاہور میں متعین ہوئے۔

آپ نے 1939ء میں میٹرک اور 1940ء میں ایف۔ اے کے امتحان پاس کئے۔ کراچی میں قیام کے دوران جماعت نے ریلوے سٹیشن کراچی کے نزدیک چیمبرز آف کامرس اور سندھ مدرسہ کے بالمقابل ایک عمدہ مکان مبلغ 35 روپے ماہوار کرایہ پر لیا۔ جس کے ایک کمرہ میں وہ رہتے تھے۔ حضرت امام جماعت الثانی جب پہلی مرتبہ کراچی تشریف لے گئے تھے تو آپ نے ازراہ شفقت شیخ عبد القادر صاحب والے کمرہ کو ہی اپنے قیام کے لئے پسند فرمایا تھا۔ غرضیکہ کراچی میں اپنے قیام کے دوران آپ دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں بہت مصروف رہے۔

حضرت امام جماعت الثانی نے 1937ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر نظارت تالیف کو توجہ دلائی کہ چونکہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھیوں کی تعداد کم رہ گئی ہے اس لئے جمع روایات کی طرف توجہ کرنا چاہئے چنانچہ ستمبر 1938ء میں محترم شیخ عبد القادر صاحب کو اس کام پر متعین کیا گیا آپ نے خط و کتابت اور ملاقاتوں سے روایات جمع کیں جو ایک رجسٹر میں محفوظ ہیں۔

حضرت شیخ عبد القادر صاحب نے یوں تو بیسیوں ٹریکٹ لکھے لیکن آپ کی مستقل تصانیف دو ہیں "سیرت سید الانبیاء" اور دوسری "حیات طیبہ" جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سیرت اور سوانح پر مشتمل ہے۔ ہر دو کتب کو اللہ تعالیٰ نے بے حد مقبولیت بخشی۔ "حیات طیبہ" کے بارے میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے رقم فرمایا "یہ کتاب خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے لٹریچر میں ایک بہت عمدہ اضافہ ہے غالباً ایک جلد میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اس قدر جامع اور مرتب سوانح عمری اس وقت تک نہیں لکھی گئی۔ واقعات کی حتی المقدور تحقیق و تدقیق اور ترتیب اور موقعہ بہ موقعہ مناسب تبصرہ جات نے اس کتاب کی قدر و قیمت میں کافی اضافہ کر دیا ہے۔ اور ضروری فوٹو بھی شامل ہیں۔ کتاب کا مطالعہ کرنے والا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بلند و بالا شخصیت اور دعوت الی اللہ کے لئے آپ کی والہانہ جدوجہد سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا.... اس قابل ہے کہ نہ صرف جماعت کے دوست اسے خود مطالعہ کریں بلکہ غیر از جماعت احباب میں بھی اس کی کثرت کے ساتھ اشاعت کی جائے"

حضرت امام ثانی نے ازراہ شفقت و نوازش حضرت شیخ عبد القادر صاحب کا رشتہ لائل پور کے حضرت شیخ عبد الرب صاحب جو ہندو مت ترک کر کے احمدی ہوئے تھے کی صاحبزادی محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ کے ساتھ تجویز فرمایا جن کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے انہیں پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں عطا کیں۔

محترم شیخ عبد القادر صاحب کی طبیعت 'سادگی' جرأتِ ایمانی' سنجیدگی' دین کے لئے غیرت اور درد' خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے محبت' امامت سے وابستگی' دعاؤں میں شغف استجابتِ دعا' توکل علی اللہ' جذبۂ خدمت دین' صبر و قناعت اور انکسار گویا اجزاء زہد و اتقاء کا مرقع تھا۔ اللہ تعالیٰ کا آپ پر خاص الخاص فضل ہوا کہ آپ کو نور دین حق سے منور کیا اور دعوت الی اللہ کی خاص توفیق عطا کی۔

حضرت شیخ عبد القادر صاحب کا انتقال 18۔ نومبر 1966ء کو ہوا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ان کے درجات بلند کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعرات 20 جون 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں-از امام عطاء المجیب راشد صاحب
5-00 لقاء مع العرب نمبر45(دوبارہ)
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- المائدہ(دوبارہ)
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- نمبر161(دوبارہ)
8-00 عربی سیکھئے- سبق نمبر4(دوبارہ)
8-30 عربی پروگرام-قصیدہ-نظم
9-00 نیچرل کیور-ہومیو پیتھی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کلاس نمبر30- (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں-از امام عطاء المجیب راشد صاحب(دوبارہ)
11-00 احمدیہ ٹی وی ورائٹی-دلبر مرا یہی ہے-از چوہدری ہادی علی صاحب(دوبارہ)
12-00 (دوپہر)سندھی پروگرام- خطبہ 94-6-24
1-00 لقاء مع العرب نمبر45(دوبارہ)
2-00 سیرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ محبت الٰہی حصہ اول از مرزا بشیر احمد
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- نمبر161-(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں از امام عطاء المجیب راشد صاحب- (دوبارہ)
5-00 چینی پروگرام-مطالعہ کتب- چینی بھائیوں سے محبت کے ساتھ-
6-00 نیچرل کیور-ہومیو پیتھی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (نیا)
7-00 کوئز پروگرام- سیرۃ النبی ﷺ انگریزی میں
7-30 لجنہ کی پہلی 14 ممبرات کا تعارف- حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ
8-00 لقاء مع العرب نمبر46(نیا)
9-00 بوسنین پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے-نمبر162
1-00 احمدیہ ٹی وی تفریحی پروگرام- مشاعرہ از عبید اللہ علیم صاحب
2-00 نیچرل کیور-ہومیو پیتھی-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (نیا)
3-00 نارویجن زبان سیکھئے

جمعہ 21- جون 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی
5-00 لقاء مع العرب نمبر46(دوبارہ)
6-00 احمدیہ ٹی وی تفریحی پروگرام-مشاعرہ- عبید اللہ علیم صاحب کے ساتھ
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے-
8-00 نارویجین زبان سیکھئے-
8-30 متفرق پروگرام
9-00 نیچرل کیو- ہومیو پیتھی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی- سبق نمبر10-
11-00 کوئز پروگرام- سیرۃ النبی ﷺ انگریزی میں-
11-30 لجنہ اماء اللہ کی پہلی 14 ممبرات کا تعارف- حضرت سیدہ ام طاہر مریم بیگم صاحبہ-
12-00 (دوپہر) پشتو پروگرام-خطبہ کا ترجمہ-
1-00 لقاء مع العرب نمبر46(دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر163(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر10(دوبارہ)
5-00 خطبہ- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-ہالینڈ-
6-00 تقریر حافظ مظفر احمد صاحب- دین حق اور آزادی ضمیر
7-00 ملاقات از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-اردو دان دوستوں کے ساتھ-
8-00 لقاء مع العرب- ریکارڈنگ 18.6.96 (نیا)
9-00 ترکی پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں ازامام عطاء المجیب راشد صاحب
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے-(نیا)
1-00 طبی معاملات-فرسٹ ایڈ- از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب
1-30 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-ہالینڈ
2-30 فرنچ زبان سیکھئے-
3-00 ملاقات-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے دوستوں کے ساتھ-

اتوار 23 جون 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی- سبق نمبر11(دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب-96-6-19(دوبارہ)
6-00 دینی تعلیمات-روحانی خزائن
6-30 تاریخ احمدیت کا ایک ورق- از مکرم بی اے رفیق صاحب
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر164(دوبارہ)
8-00 چینی زبان سیکھئے سبق نمبر17(دوبارہ)
8-30 حکایات شیریں نمبر6(دوبارہ)
9-00 بچوں کی کلاس- از امام عطاء المجیب راشد صاحب(دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی نمبر11-(دوبارہ)
11-00 ہمارے دوستوں سے ملئے- سابن بالسک-ایگزیکٹو ڈائریکٹر بوسنین چلڈرن ریلیف
11-30 متفرق پروگرام
12-00 (دوپہر)سندھی پروگرام- خطبہ 94-7-8
1-00 لقاء مع العرب 96-6-19(دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر164(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی نمبر11(دوبارہ)
5-00 مجلس سوال و جواب- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع پولش غیر مسلم دوستوں کے ساتھ 96-6-6
6-00 ملاقات-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی دان دوستوں کے ساتھ-
7-00 اراؤنڈ دی گلوب- ڈاکو منٹری- سپیس شٹل کے بارے میں-
8-00 لقاء مع العرب 96-6-20(نیا)
9-00 البانین پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں ازامام عطاء المجیب راشد صاحب- سبق نمبر3-
11-00 جرمن پروگرام

سوموار 24- جون 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر165(نیا)
1-00 متفرق پروگرام
1-30 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا جلسہ سالانہ برطانیہ 1989ء سے افتتاحی خطاب-
3-30 نارویجین زبان سیکھئے- سبق نمبر22
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھئے- از امام عطاء المجیب راشد صاحب- (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب 96-6-20(دوبارہ)
6-00 متفرق پروگرام
7-00 (صبح) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر165(دوبارہ)
8-00 نارویجین زبان سیکھئے-(دوبارہ)
9-00 ملاقات-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- انگریزی دان دوستوں کے ساتھ(دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں- ازامام عطاء المجیب راشد صاحب سبق نمبر3(دوبارہ)
11-00 اراؤنڈ دی گلوب- ڈاکو منٹری- سپیس شٹل-
12-00 (دوپہر) سرائیکی پروگرام- خطبہ 95-8-11
1-00 لقاء مع العرب 96-6-20(دوبارہ)
2-00 اردو پروگرام- تقریر- سیرۃ النبی ﷺ کے حوالے سے نوجوانوں کو نصائح- از مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد-
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر165(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں- ازامام عطاء المجیب راشد صاحب- سبق نمبر3(دوبارہ)
5-00 انڈونیشین پروگرام
6-00 (شام) ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر40(نیا)
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- دوڑیں اور گیمز
7-30 ہجری شمسی کیلنڈر
8-00 لقاء مع العرب نمبر47(نیا)
9-00 ترکی زبان میں پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی- سبق نمبر12
11-00 جرمن پروگرام

اہم اعلان

○ سٹیٹ بینک آف پاکستان نے سٹیٹ بینک ٹریننگ سکیم کے تحت آفیسرز کی بھرتی کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں- تعلیمی قابلیت میں معاشیات- فنانس- کامرس- میتھ- شماریات- کمپیوٹر سائنس میں ماسٹرز- ایم-بی-اے LLB یا LLM اور کمپیوٹر سسٹم میں B.E ہونا لازمی ہے- چناؤ بذریعہ داخلہ ٹیسٹ اور انٹرویو کے ہوگا- داخلہ فارم و دیگر معلومات سٹیٹ بینک کے کسی بھی دفتر سے 200 روپے کے عوض حاصل کئے جاسکتے ہیں تمام فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 30 جون 1996ء ہے

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 19- جون-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ 30 درجے سنٹی گریڈ

○ متحدہ حزب اختلاف کی پارلیمانی پارٹی نے اسمبلیوں سے اجتماعی استعفے دینے پر مکمل اتفاق رائے کرتے ہوئے نواز شریف کو اختیار دیا ہے کہ وہ جب چاہیں یہ استعفے سپیکر کے حوالے کر دیں تاہم اس رائے کا بھی اظہار کیا گیا کہ استعفوں کو حکومت کے خلاف آخری حربے کے طور پر استعمال کیا جائے یہ بات مسلم لیگ کے ترجمان صدیق الفاروق نے اخبار نویسوں کو بتائی۔ اخبار نویسوں کو یہ بھی بتایا گیا کہ مسلم لیگ (ن) کے جس اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا اس میں کرپشن اور عدلیہ کے معاملات پر بھی غور کیا گیا انہوں نے مزید بتایا کہ ارکان نے یقین دلایا کہ وہ نواز شریف کا ہر فیصلہ تسلیم کریں گے۔ وہ بجٹ کے خلاف قوم کو کال دیں۔ عوام موجودہ حکومت سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے بے چین ہیں۔

○ مسلم لیگ (ن) کے اجلاس میں مسلم لیگ کے سربراہ قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ اپوزیشن حکومت کے تمام منصوبوں کو عوام کے تعاون سے ناکام و نامراد بنا دے گی۔ اور کبھی ملک کو تباہی و بربادی سے دوچار نہیں ہونے دے گی۔ انہوں نے کہا کہ حکمران جوڑے نے بیرونی ممالک میں مزید جاگیریں اور محل خریدنے کے لئے عوام پر بھاری ٹیکس عائد کر دیئے ہیں۔ لیکن ہم ان کے ارادوں اور عزائم کو ملیامیٹ کر دیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ ہماری جدوجہد کا آخری مرحلہ جلد آنے والا ہے۔

○ بی بی سی نے بتایا ہے کہ پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ میاں منظور احمد وٹو کی طرف سے اپنی برطرفی کے خلاف دائر مقدمہ کو کافی اہمیت دی جا رہی ہے۔ اور اس قسم کی اطلاعات بھی مل رہی ہیں کہ پنجاب میں پی ڈی ایف نے اپنے اراکین سے ایک ایسی عدم اعتماد کی تحریک پر دستخط لینے شروع کر دیئے ہیں۔ جو منظور وٹو کی وزارت اعلیٰ کی بحالی کی صورت میں ان کے خلاف اسمبلی میں پیش کی جاسکے۔

○ جماعت اسلامی کے سربراہ قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ عدلیہ کی زیر نگرانی عبوری حکومت قائم کی جائے انہوں نے کہا کہ حکومت کا نظام چیف جسٹس کمیٹی کی نگرانی میں دے دیا جائے جو 1985ء سے لے کر اب تک تمام حکمرانوں اور سیاست دانوں کا بے لاگ احتساب کرے۔ اور کرپشن میں ملوث لوگوں کو نااہل قرار دے۔ اور انہیں سزائیں دے انتخابی اصلاحات کرے اور امیدواروں کی اہلیت کے بارے میں آئین پر عمل کرائے۔

○ پنجاب میں دور دور تک بارش کا سلسلہ جاری رہا۔ بعض شہروں میں طوفان بادوباراں کی وجہ سے بجلی اور ٹیلی فون کا نظام درہم برہم ہو گیا اور کئی مکانات گر گئے۔

○ راجن پور کے تھانہ روجھان کے علاقہ میں دن دیہاڑے مویشی چھین کر لے جانے والے کلاشن کوفوں سے مسلح 24 ڈاکوؤں اور دیہاتیوں کے مابین خون ریز تصادم میں 7- افراد ہلاک ہو گئے جن میں 3 ڈاکو بھی شامل ہیں۔ فائرنگ کے تبادلہ میں متعدد افراد زخمی بھی ہو گئے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب سردار محمد عارف نکئی نے کہا ہے کہ وہ شہباز شریف کے الزامات کے جواب اسمبلی میں اعداد و شمار کے ساتھ دیں گے انہوں نے بتایا کہ ان کے بیٹے نے پلاٹ 1991ء میں اپنی جیب سے خریدا تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ بجٹ میں غریبوں پر براہ راست ٹیکس نہیں لگائے گئے۔ اگر ایسا ثابت ہو گیا وہ ایسے ٹیکس واپس لے لیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ مشتاق اعوان صاحب کی صاحبزادی کے نقل کیس کی رپورٹ میرے پاس نہیں آئی۔ جعلی پولیس مقابلوں کی انکوائری ہو رہی ہے۔

○ پنجاب میں پی ڈی ایف کی حکومت نے اپنا پہلا فیصلہ بدلتے ہوئے پولیس افسروں کی تعیناتی کے سلسلے میں نیا فیصلہ یہ کیا ہے کہ ایسی تعیناتی ارکان اسمبلی کی مرضی سے ہو گی۔ یاد رہے کہ پہلے امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورت حال کے پیش نظر آئی جی پنجاب کی تجویز پر گورنر وزیر اعلیٰ اور سینئر وزیر نے پولیس افسران کی تبدیلی اور تعیناتی کا اختیار پولیس کے محکمہ کو دے دیا تھا۔

○ پنجاب اسمبلی میں بلدیات کے پارلیمنٹری سیکرٹری سید اکبر شاہ نے وزیر مواصلات و تعمیرات سردار سکندر حیات پر ایک لاکھ روپیہ رشوت لینے کا الزام لگایا جس پر سردار سکندر حیات نے شدید احتجاج کیا اور کہا کہ آیئے قرآن پر فیصلہ کر لیں۔ جس پر پارلیمانی سیکرٹری اپنے پہلے بیان سے منحرف ہو گئے اور کہا کہ غلط فہمی میں ایسا ہو گیا۔

○ سپیکر پنجاب اسمبلی نے کہا ہے کہ ارکان اسمبلی افسروں کو گالیاں دیتے ہیں اور ان کے کارندے بھی بنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ معزز ارکان اپنے گریبانوں میں جھانکیں۔ اور سوچ سمجھ کر بات کریں۔

○ دو سابق نگران وزرائے اعظم قومی اسمبلی غلام مصطفیٰ جتوئی اور بلخ شیر مزاری نے بھی قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف کے مطالبہ احتسابی کمیشن قائم کرنے کی حمایت کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھاری رقوم وصول کرنے والے ارکان اسمبلی کی فہرست جعلی ہے۔ ہم زمینیں بیچ کر سیاست کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اسد درانی نے پہلے بے نظیر کے خلاف سازش کی اور پھر نواز شریف کے خلاف سازشیں کرتا رہا۔ اسے ایوان میں طلب کیا جائے۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف علی نے بھارت کے ساتھ تجارت کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ بھارت سے تجارت کرنا کوئی گناہ نہیں۔ سرد جنگ کے دوران امریکہ اور روس میں تجارت ہو رہی تھی۔ مغربی کناروں پر قبضہ کے باوجود اردن اور اسرائیل میں تجارت تھی۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم عام آدمی کا معیار زندگی بلند کر رہے ہیں لیکن قوم کو بھی چاہئے کہ خوش دلی سے قربانی دے۔ ملکی بقا کے لئے ضروری ہے کہ عوام قومی جذبہ کے تحت ٹیکس دیں یہی رقم ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کی جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم نے عام شہری کو زندگی کی بنیادی سہولتیں ان کی دہلیز پر فراہم کرنے کا پختہ عزم کر رکھا ہے۔

○ وفاقی وزیر تجارت چوہدری احمد مختار نے کہا ہے کہ قومی بجٹ میں تبدیلی کی جاسکتی ہے انہوں نے بتایا کہ اپوزیشن عوام کو سڑکوں پر نہیں لاسکتی کیونکہ عوام ڈائرکٹ متاثر نہیں ہوئے۔

○ امریکہ نے پاکستان اور بھارت سے کہا ہے کہ وہ اسلحہ کی دوڑ روکیں۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ملکوں کو بیلسٹک میزائلوں کی تنصیب یا ایٹمی دھماکہ میں پہل نہیں کرنی چاہئے۔

○ حکومت پنجاب نے بلدیاتی تعلیمی ادارے مرحلہ وار اپنی تحویل میں لینے کا فیصلہ کیا ہے جس پر یکم جولائی 1996ء سے مرحلہ وار عمل شروع ہو جائے گا۔

○ شام ترکی اور ایران کے درمیان کشیدگی بڑھتی جارہی ہے ترکی نے تصدیق کر دی ہے کہ شام نے اس کی سرحدوں پر فوجی دستے تعینات کر دیئے ہیں تاہم شامی حکام نے مسلح تصادم کے امکان کو رد کر دیا ہے۔

○ امریکہ نے روس میں ناپسندیدہ حکومت بننے کی صورت میں امداد روکنے کی دھمکی دے دی ہے۔

○ فرانس اور امریکہ نے ایٹمی اسلحہ کے بارے میں معلومات ایک دوسرے کو فراہم کرنے کے بارے میں ایک خفیہ معاہدہ کیا ہے۔

○ بنگلہ دیش میں جاتیہ پارٹی کی حمایت کے بعد عوامی لیگ کی حکومت بننے کا امکان ہے۔

احمد ڈینٹل کلینک
دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مبشر احمد
3½ تا 7½ بجے شام
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

خان بلڈنگ میٹریل ساہیوال روڈ ربوہ
تھوک اور پرچون - عمارتی اینٹ اور ٹائل کیلئے
رابطہ کریں: خان سینیٹری ورکس اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 831

ہر قسم کے جدید و روایتی زیورات کا مرکز۔ جدید اور معیاری ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔ آپ کے دیرینہ خادم نیز ہم آرڈر پر بھی آپ کی خواہش کے مطابق زیورات تیار کرتے ہیں
قمر جیولرز گولبازار ربوہ
پروپرائیٹر: میاں قمر لطیف فون: 04524-589

ضروری اعلان
ہمارا دواخانہ مطب حمید مشہور دواخانہ 14/2 دارالبرکات سے تبدیل ہو کر چند قدم آگے کوٹھی نمبر 1 دارالعلوم چلا گیا ہے۔ فون نمبر 555
مینیجر مطب حمید مشہور دواخانہ اقصیٰ چوک ربوہ
فون نمبر دوکان 906

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ جات میں پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ) ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
فون آفس: 422 گھر: 211379

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ۔ کامیاب علاج
زدجام عشق | نواب شاہی
شباب آور موتی | حب نشاط
○ فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔
○ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

اکسیر اٹھراء - مرض اٹھراء کی شکار بے اولاد دکھی عورتوں کا تسلی بخش علاج
گھر کا چراغ - اولاد نرینہ کیلئے ایک نہایت مجرب دوا
تریاق معدہ - گیس، بدہضمی و دیگر امراض معدہ کی ایک مؤثر دوا
علاوہ ازیں ہر قسم کی زنانہ، مردانہ و بچگانہ امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔
شفاخانہ رفیق حیات (رجسٹرڈ) گول بازار۔ ربوہ
فون: 04524-777